محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم۔ باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک صرف دو شخصوں پر کرنا چاہیے۔ اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا، پھر اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے کی ہمت عطا کی، اور اس شخص پر جس کو اللہ نے علم و حکمت سے بہرہ مند کیا، اور وہ اس سے صحیح فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی نہایت مختصر ہے اور اپنے معنی و مفہوم میں صاف اور واضح ہے۔

ہم لوگ جو دنیا کے مال و متاع سے مرعوب ہیں، اس شخص پر رشک کرتے ہیں جو ظاہری ٹھاٹھ باٹھ رکھتا ہو، دُور دُور تک پھیلی ہوئی زمین کا مالک ہو، کوٹھیوں اور بنگلوں میں رہائش پذیر ہو، کاروں اور ہوائی جہازوں میں سفر کرتا ہو، نوکر چاکر اس کے گرد گھومتے اور اس کے اشاروں پر حرکت کرتے ہوں۔ یعنی دنیا کے جاہ و جلال سے جس کو حصۂ وافر ملا ہو، ہم اس کو قابلِ احترام قرار دیتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی اس قسم کی چیزیں میسر ہوں اور اس شخص کی طرح ہم بھی آرام و آسائش کی زندگی بسر کریں۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی یہ ہے کہ اس شخص پر رشک کرنا چاہیے، جو دو قسم کے اوصاف سے متصف ہو۔ ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا،

وہ اپنے مال و دولت کو غلط کاموں میں صرف نہیں کرتا، اس سے عیش و عشرت کی زندگی بسر نہیں کرتا، غلط کاموں میں اس کو ضائع نہیں کرتا، بلکہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس سے غریبوں، یتیموں اور مستحق لوگوں کی مدد کھلے دل سے کرتا ہے۔

دوسرے اس شخص پر رشک کرنا چاہیے جو علم و حکمت کی نعمت سے بہرہ ور ہے اور عالم و فاضل ہے، وہ علم کی روشنی میں اپنی زندگی کا سفر جاری رکھتا اور حکمت و فقاہت کے نقطۂ نظر سے معاملاتِ حیات کو طے کرتا ہے۔ شب و روز اس کا یہی مشغلہ ہے، وہ دوسرے لوگوں کو بھی دانائی کی راہ پر لگاتا اور علم سکھاتا ہے۔ زبان سے بھی اور قلم سے بھی۔!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ پاک کی رُو سے یہی دو شخص ہیں جو قابلِ رشک ہیں اور جن کے اوصاف سے متصف ہونے کی خواہش کرنی چاہیے۔

امام بخاری نے یہ حدیث کتاب العلم میں باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ کے تحت درج کی ہے۔ اس سے وہ یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ حدیث میں جو "لا حسد" کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب غبطہ اور رشک ہے۔ رشک کے معنی یہ ہیں کہ انسان یہ خواہش کرے کہ جو چیز دوسرے کے پاس ہے، وہ ہمیں بھی مل جائے، مگر اس کے پاس بھی رہے۔ اس کے برعکس "حسد" کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں، کسی شخص کو جو نعمت اللہ نے عطا کی ہے، اس کے زوال کی خواہش کرنا، کسی کے آرام پر جلنا، کسی کی بدخواہی کرنا۔

بہرحال جو شخص راہِ خدا میں مال خرچ کرتا اور علم و حکمت سے بہرہ یاب ہے، وہ اللہ کے نزدیک نہایت پسندیدہ شخص ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر رشک کرنے اور اس کے اوصاف کو اپنانے کی تلقین فرمائی ہے۔

علم کا درجہ اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ اسی حدیث کے باب میں امام بخاری رح فرماتے ہیں:

وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ۔

کہ صحابہ کرام نے بڑی عمر کے بعد بھی علم حاصل کیا۔

(باقی صفحہ ۵۰ پر)